



# سان ڈیا گو میں ہندوستان کی دھوم

دیپانجلی ککاتی

"ندال بوس ہندوستان میں فون اٹیخی کی تاریخ کا ایک سنگ میں  
ہے اور ان کی پھلکس، خاکے اور دیواری مرقوم کے نمونے اپنی  
آفاق فکار نندال بوس کے آرٹ کے بیٹھنے کے نتیجے میں کادوں کے ڈھول کی تحریک  
تحاپوں اور شہنائی والا سے نندال کا دوسرے کے دل کی گمراہی میں کامیابی  
میں ایشیا پہلی نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ مزید برآں روم آف اٹیا ریاستا میں تحدہ امریکہ  
چھو لیتے ہیں۔ مزید برآں روم آف اٹیا ریاستا میں تحدہ امریکہ  
میں اٹیا آرٹ اسکارپ کے ایک بنیادی ذریعہ کی حیثیت سے  
ہے۔"

سان ڈیا گومیزیم آف آرٹ کی نمائیاں تقریب ہے۔  
یہاں ایک خصوصی گلبری میں ایسے تقریباً ۱۵ قلنی مونے  
ناظرین کے لیے ترتیب دیئے گئے ہیں جو یہاں کرتے ہیں کہ  
بوس نے نوآبادیاتی نظام سے آزادی کی جگہ میں کیا کروادا کیا  
اور وہ موہن داس کرم چند گاندھی سے کتنے قریب تھے۔ یہ نمائش  
ہندوستان کی آزادی اور گاندھی جی کے قتل کے بعد کے ان سانحہ  
ہر سوں میں اپنی نوعیت کی اہمیت اہم اور با معنی نمائش ہے۔

"ندال بوس کے آرٹ کا یہ بھاری ذخیرہ ہندوستان کی  
تہذیبی و راشت، نوآبادیاتی حکومت کے دوران ہمارے ناقابل  
تغیر جذب آزادی اور اپنی نوعیت کی بالکل ہی میثاق جدوجہد

نورنیا میں سان ڈیا گومیزیم آف آرٹ نے ہندوستان  
کیلی میں جدید آرٹ کے باوا آدم سمجھے جانے والے شہرہ  
وچھ بھس کے فخری حسن ڈھاکی (ڈھولکیا) کے ڈھول کی تحریک  
آفاق فکار نندال بوس کے آرٹ کے بیٹھنے کے نتیجے ذخیرہ کی بیرون  
تحاپوں اور شہنائی والا سے نندال کا دوسرے کے دل کی گمراہی میں کامیابی  
میں ایشیا پہلی نمائش ۱۸۲۴ء سے ۱۸۳۴ء تک  
جاری رہنے والی نمائش "روم آف اٹیا: دی آرٹ آف نندال"  
(۱۸۸۲ء-۱۹۲۶ء) کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فنکار کی تقریباً ۱۰۰

میزیم کے ایک مکمل ڈائریکٹریک آرکارٹ رائٹ کرتے ہیں۔

اوپر: شہنائی والا (یا بانسری و ڈرم بجانے  
والے) کاغذ پر نقاشی  
۱۹۳۷ء میٹر، ۵۶×۲۲.۹ سینٹی  
داہیں: بفیلو سوار، کاغذ پر روشنائی  
۱۹۳۷ء میٹر، ۱۷.۳×۳۳ سینٹی



ایک سرکاری و نجی شراکت نے  
نندلal بوس کے ہمہ گیر آرٹ کو پہلی بار  
امریکہ سے متعارف کرایا۔



نیو کلاوڈس، کاغذ پر نقاشی  
۱۹۳۷ء میٹر، ۲۹.۹ x ۳۲.۲

ہمہ گیر مظفر نامہ پیش کیا ہے۔ حکومت ہند اور نیشنل گیلری آف ماؤرن آرٹ، نی دہلی کے اشٹر اس سے منعقد کی گئی یہ نمائش امریکہ اور ہندوستان کے درمیان ثقافتی لین دین اور باہمی مقابله کو فروغ دینے کے لیے سرکاری و تجارتی شراکت کی ایک بہترین مثال ہے۔ نی دہلی کا امریکی سفارت خانہ اور وزارت خارجہ نے اس پہلو کی حوصلہ افزائی کی اور میوزیم کے نمائشوں کو ان کے دوروں کے دوران مشورے دیئے۔ تجربات کے اور ایک مصور کی حیثیت سے انہوں نے اپنی افرادی شناخت قائم کی۔ ان کی مصوری میں قدرتی مناظر، تبلیغی اور دینی زندگی اور اسی طرح مذہبی عقیدت کے موضوعات کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یا ان کی مغربی تسلط کے مارے دیکی ہندوستان کی مرتفع کشی ہی تھی جس نے گاندھی جی کی توجہ کھینچ لی تھی۔ پھر بھی بوس کافی اکابر ۱۸۸۲ء میں بہار میں پیدا ہونے والے نندلal بوس کی زیادہ تر زندگی بیگانے میں گذری۔ اپنی علمی زندگی کے آغاز میں وہ ان آرٹشوں سیاسی ثہیں تھا۔ دراصل گاندھی جی نے ایک روایتی ہندوستان کے مرقوں میں اپنے عدم تمثیل کی تحریک کا عکس دیکھا تھا۔

آزادی کے بعد ایک جمہوری اور کثرت میں وحدت کی علیحدگی اور قوم کی حیثیت سے ہمارے وجود کی معنویت اور تسلیم کی کہانی سنتا ہے۔“ یہ بات اس نمائش کے کیٹاگ میں شائع ہوئے اپنے پیغام میں ہندوستان کے سفیر برائے ریاستہائے متحده امریکہ رون میں نے لکھی ہے۔ اپنے اڑوں بنی تھرڈ کلکشن سے تحریک پا کر، ہندوستان کی نیشنل گیلری آف ماؤرن آرٹ اور عوامی اونٹری ایڈی ذخیرہ سے حاصل کردہ تمدنوں کے ذریعے سان ڈیا گومیوزیم آف آرٹ نے جدید ہندوستان میں فون اطیفہ کے ارتقائیں بوس کی خدمات کا ایک

#### مزید معلومات کے لیے:

سان ڈیا گومیوزیم آف آرٹ

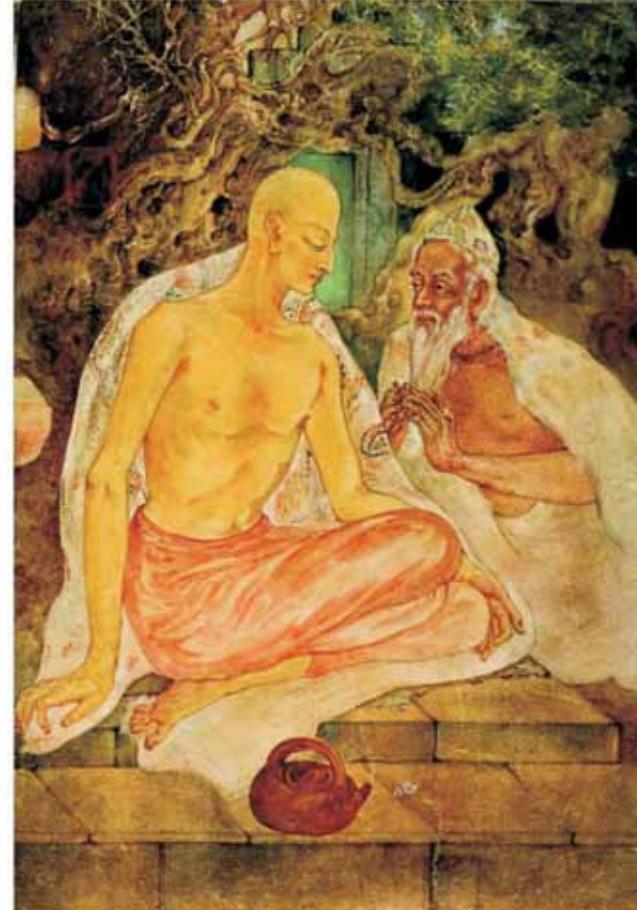
[www.sdmart.org](http://www.sdmart.org)

نیشنل گیلری آف ماؤرن آرٹ، نئی دہلی

<http://www.ngmaindia.gov.in/>



ڈانڈی مارج  
(بایو جی)  
کاغذ پر لینوکت  
۲۲.۵ x ۳۲.۹ سینٹی میٹر  
۱۹۳۰



چینیا اور ہری داس، کاغذ پر وائز کلر  
۱۹۳۲ء ۲۳.۸ x ۲۷.۱ سینٹی میٹر، سرکا،  
سپراتک بوس کا کالکشن



ویلیج ہنس،  
کاغذ پر وائز کلر،  
۳۹.۲ x ۲۰.۶ سینٹی میٹر،  
۱۹۲۸